22

# فوت شدہ نمازوں کی قضاء دیتے وقت اذان

مفتیان وعلماء کرام ومشائخ عظام ! کیا فوت شدہ نمازوں کی قضاء دیتے وقت اذان کہنا ضروری ہے؟ رہنمائی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

## الجواب بعون الوهاب وهو الموفق للصواب

اَلْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ علی سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ أَمَّا بَعْدُ!

جہاں مسجد ہو، اذان اور باجماعت نماز کا اہتمام ہو وہاں اذان ضروری ہے، جہاں کوئی مسجد بھی نہ ہو، اذان اور باجماعت نماز کا اہتمام بھی نہ ہو وہاں اذان ضروری نہیں ہے۔

فوت شدہ نمازوں کی قضاء دیتے وقت اذان کہنی ہے یا نہیں؟ اس کی مختلف صورتیں ممکن ہیں :

1 اگر فرد واحد کی نماز قضاء ہوئی ہے یا کچھ افراد کی نماز قضاء ہوئی ہےاور اب وہ جماعت کروانا چاہتے ہیں اور جہاں نماز ادا کرنا چاہ رہے ہیں وہاں اذان نہیں ہوئی تو وہ اذان دیں اور جماعت کروالیں ۔

اسکی دلیل نبی مکرم ﷺ کا سفر کا وہ واقعہ ہے جس میں سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کی فجر کے لیے جگانے کی ذمہ داری لگائی گئی تھی :

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ «إِنَّكُمْ تَسِيرُونَ عَشِيَّتَكُمْ وَلَيْلَتَكُمْ وَتَأْتُونَ الْمَاءَ إِنْ شَاءَ اللهُ غَدًا.... ثُمَّ قَالَ «هَلْ تَرَى مِنْ أَحَدٍ». قُلْتُ هَذَا رَاكِبٌ. ثُمَّ قُلْتُ هَذَا رَاكِبٌ آخَرُ. حَتَّى اجْتَمَعْنَا فَكُنَّا سَبْعَةَ رَكْبٍ - قَالَ -

فَمَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الطَّرِيقِ فَوَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ: «احْفَظُوا عَلَيْنَا صَلَاتَنَا». فَكَانَ أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالشَّمْسُ فِي ظَهْرِهِ - قَالَ - فَقُمْنَا فَزِعِينَ ثُمَّ قَالَ: «ارْكَبُوا» فَرَكِبْنَا فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ ثُمَّ دَعَا بِمِيضَأَةٍ كَانَتْ مَعِي فِيهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ - قَالَ - فَتَوَضَّأَ مِنْهَا وُضُوءًا دُونَ وُضُوءٍ - قَالَ - وَبَقِيَ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ قَالَ لِأَبِي قَتَادَةَ «احْفَظْ عَلَيْنَا مِيضَأَتَكَ فَسَيَكُونُ لَهَا نَبَأٌ» ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى الْغَدَاةَ فَصَنَعَ كَمَا كَانَ يَصْنَعُ كُلَّ يَوْمٍ - قَالَ - وَرَكِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَرَكِبْنَا مَعَهُ - قَالَ - فَجَعَلَ بَعْضُنَا يَهْمِسُ إِلَى بَعْضٍ مَا كَفَّارَةُ مَا صَنَعْنَا بِتَفْرِيطِنَا فِي صَلَاتِنَا ثُمَّ قَالَ: «أَمَا لَكُمْ فِيَّ أُسْوَةٌ». ثُمَّ قَالَ «أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ عَلَى مَنْ لَمْ يُصَلِّ الصَّلَاةَ حَتَّى يَجِيءَ وَقْتُ الصَّلَاةِ الْأُخْرَى فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَلْيُصَلِّهَا حِينَ يَنْتَبِهُ لَهَا فَإِذَا كَانَ الْغَدُ فَلْيُصَلِّهَا عِنْدَ وَقْتِهَا ......»

’’سیدنا ابو قتادہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطاب فرمایا اور کہا: ’’تم اپنی (پوری) شام اور (پوری) رات چلتے رہو گے تو ان شاء اللہ کل تک پانی پر پہنچ جاؤ گے..... پھر پوچھا: ’’تمھیں کوئی (اور) نظر آ رہا ہے؟‘‘ میں نے عرض کی: یہ ایک سوار ہے۔ پھر عرض کی: یہ ایک اور سوار ہے حتی کہ ہم اکٹھے ہوئے تو سات سوار ہوگئے، کہا (راوی نے): رسول اللہ ﷺ راستے سے ایک طرف ہٹے، پھر سر (نیچے) رکھ دیا (اور لیٹ گئے) پھر فرمایا: ’’ہمارے لیے ہماری نماز کا خیال رکھنا۔‘‘ پھر جو سب سے پہلے جاگے وہ رسول اللہ ﷺ ہی تھے، سورج آپ کی پشت پر (چمک رہا) تھا، کہا: ہم سخت تشویش کے عالم میں کھڑے ہوئے، پھر آپ نے فرمایا: ’’سوار ہوجاؤ۔‘‘ ہم سوار ہوئے اور (آگے) چل پڑے حتی کہ جب سورج بلند ہو گیا تو آپ اترے، پھر آپ نے وضو کا برتن مانگا جو میرے ساتھ تھا، اسی میں کچھ پانی تھا، کہا: پھر آپ نے اس سے (مکمل) وضو کے مقابلے میں کچھ ہلکا وضو کیا، اور اس میں کچھ پانی بچ بھی گیا، پھر آپ نے (مجھ) ابوقتادہ سے فرمایا: ’’ہمارے لیے اپنے وضو کا برتن محفوظ رکھنا، اس کی ایک خبر ہوگی۔‘‘

پھر بلال رضی اللہ عنہ نے نماز کے لیے اذان کہی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر آپ نے اسی طرح جس طرح روز کرتے تھے صبح کی نماز پڑھائی، کہا: اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو گئے ہم بھی آپ کی معیت میں سوار ہو گئے، کہا: ہم میں سے کچھ لوگ ایک دوسرے سے کھسر پھسر کرنے لگے کہ ہم نے نماز میں جو کوتاہی کی ہے اس کا کفارہ کیا ہے؟ اس پر آپ نے فرمایا: ''کیا تمھارے لیے میرے عمل میں نمونہ نہیں؟'' پھر آپ نے فرمایا: ''سمجھ لو! نیند (آجانے) میں (کسی کی) کوئی کوتاہی نہیں۔'' کوتاہی اس کی ہے جس نے (جاگنے کے بعد) دوسری نماز کا وقت آجانے تک نماز نہیں پڑھی، جو اس طرح (نیند) کرے تو جب اس کے لیے جاگے تو یہ نماز پڑھ لے، پھر جب دوسرا دن آئے تو اسے وقت پر ادا کرے۔'' [1]

اسے شیخ البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔

2 اگر پہلے اذان ہو چکی ہو تو اکیلا اذان و اقامت کہے بغیر نماز ادا کرے۔ اس کی دلیل درج ذیل حدیث ہے:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ وَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ يَتَّجِرُ عَلَى هَذَا ؟، فَقَامَ رَجُلٌ فَصَلَّى مَعَهُ

''سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص (مسجد) آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کون اس کے ساتھ تجارت کرے گا؟ ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے اس کے ساتھ نماز پڑھی۔'' [2]

اسے شیخ البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔

چنانچہ اس حدیث میں کسی اذان اور اقامت کا تذکرہ نہیں ہے۔

والله تعالى أعلم وإسناد العلم إليه أسلم وصلى الله على نبيّنا محمّد وعلى آله وصحبه أجمعين

[1] صحيح مسلم، كِتَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعِ الصَّلَاةَ، بَابُ قَضَاءِ الصَّلَاةِ الْفَائِتَةِ، وَاسْتِحْبَابِ تَعْجِيلِ قَضَائِهَا، حديث: 1562. [2] جامع الترمذی، أبواب الصلاة، بَابُ مَا جَاءَ فِي الجَمَاعَةِ فِي مَسْجِدٍ قَدْ صُلِّيَ فِيهِ مَرَّةً: 220.

## مفتیانِ عظام وعلماء کرام

| # | مفتیان کرام | دستخط | # | مفتیان کرام | دستخط |
|---|---|---|---|---|---|
| 1 | حافظ محمد شریف حفظہ اللہ (فیصل آباد) | | 2 | عبدالعزیز نورستانی حفظہ اللہ (پشاور) | |
| 3 | مفتی بلال عبدالکریم حفظہ اللہ (گلگت) | | 4 | ثناء اللہ زاہدی حفظہ اللہ (صادق آباد) | |
| 5 | غلام مصطفیٰ ظہیر حفظہ اللہ (سرگودھا) | | 6 | عبدالغفار اعوان حفظہ اللہ (اوکاڑہ) | |
| 7 | مفتی مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ (لاہور) | | 8 | مفتی محمد انس مدنی حفظہ اللہ (کراچی) | |
| 9 | واصل واسطی حفظہ اللہ (کوئٹہ) | | 10 | ڈاکٹر کندی حفظہ اللہ (کشمیر) | |

| مشرف عام | نائب رئیس | رئیس |
|---|---|---|
| حافظ مسعود عالم حفظہ اللہ | مفتی ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ | مفتی حافظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ |